

عیسائی پادری ولیم مسیح کے چیلنج

کا

جواب

اور پادری ولیم مسیح کو

دعوت اسلام

ترجمہ: مولانا علامہ محمد اسماعیل نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

عیسائی پادری ولیم مسیح کے چیلنج کا جواب

اور

ولیم مسیح کو دعوتِ اسلام

پادری ولیم مسیح سیالکوٹی نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں بعنوان
”مسلمانو جواب دو“

دیوبندی دہلی مکتب فکر کے علماء کو بدیں الفاظ چیلنج کیا ہے کہ تمہارے
علماء مولوی اسماعیل دہلوی اور اشرف علی تھانوی اپنی تصانیف میں لکھتے ہیں
• محمد صاحب مرکز مٹی میں ملنے والے ہیں۔ (کتاب تقویتہ الایمان ص ۵۲)
• محمد کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویتہ الایمان ص ۵) • محمد جیسا علم
زید بکر بچوں اور پاگلوں کو بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے (حفظ الایمان ص ۵)
مسلمانو! جب تمہارے نبی مرکز مٹی میں مل گئے۔ جب تمہارے نبی کے
چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تمہارے نبی کا علم بچوں اور پاگلوں جیسا
ہے • تو ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ ہمارے عیسیٰ مسیح کا کلمہ پڑھو کیونکہ
تمہارے مسلمانوں کے قرآن سے ثابت ہے کہ • ہمارے نبی حضرت عیسیٰ
مسیح آسمانوں میں زندہ موجود ہیں • اور ہمارے نبی عیسیٰ مسیح انجیلوں کو

بیٹائی بھٹتے۔ کوڑھوں کو تندرستی بخشتے مُردوں کو زندہ کرتے تھے • اور ہمارے نبی عیسیٰ مسیح نے اپنی ماں کی گود میں اپنے نبی ہونے اور کتاب ملنے کا بتایا اور اپنی ماں کی پاک دامن کا اعلان فرمایا • اور ہمارے نبی عیسیٰ مسیح ہر پوشیدہ بات کا علم رکھتے تھے۔ اس لئے آڈاے مسلمانو ہمارے نبی عیسیٰ مسیح کا کلمہ پڑھو جو زندہ با اختیار اور علم والے ہیں۔ ورنہ مردہ بے اختیار بے علم نبی پر تمہارا ایمان رکھنا بے سود ہے۔ اور تم کافر ہی رہو گے۔ (منجانب ولیم مسیح سیالکوٹ) بحوالہ ”رضائے مصطفیٰ“ اپریل ۱۹۸۵ء اس کا مدلل و مسکت جواب تو حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی ”رضائے مصطفیٰ“ میں تحریر فرما چکے ہیں۔
(دیگر رضائے مصطفیٰ اپریل ۱۹۸۵ء ص ۱)

لیکن میں یہاں ولیم مسیح صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جن وہابی یا دیوبندی علماء نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شانِ اقدس میں یہ بے ادب اور گستاخ عبارتیں اپنی کتابوں میں لکھی ہیں۔ ان سب علماء پر عرب و عجم کے علماء کرام نے کفر کا فتویٰ دے دیا ہوا ہے۔ وہ علماء دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ہم مسلمانوں میں کسی کا یہ باطل عقیدہ نہیں۔ لہذا پادری ولیم مسیح کا یہ لکنا کہ ”مسلمانو جواب دو“ غلط ہے۔ کیونکہ کوئی مسلمان بھی اپنے نبی پاک علیہ السلام کے متعلق ایسے بے ادب الفاظ لکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں اور صیبِ رب العالمین ہیں اور اللہ عز و جل کے خلیفہ اعظم نائب اکبر اور آخر اکبر

رسول ہیں۔ اور رحمۃ للعالمین ہیں۔ اور بے مثل اور بے نظیر ہیں اور عالم ماکان و مایکون ہیں۔ اور مختار کل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک علیہ السلام کو تمام اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا ہے۔ اور ہمارے نبی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور میں زندہ موجود ہیں اور یہ زندگی آپ کی دنیا کی سی ہے اپنے روضہ انور میں باجماعت نماز ادا فرماتے ہیں اپنی امت کا درود سنتے ہیں اور سلام سنتے ہیں اور سلام کا جواب عطا فرماتے ہیں اور ہر صبح و شام امت کے اعمال ملاحظہ فرماتے ہیں جو فرشتے پیش کرتے ہیں جس کے اعمال اچھے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا فرماتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ اور جس کے اعمال بُرے ہوتے ہیں اس کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ اور سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو رزق دیتا ہے۔

عیسائی پادری ولیم مسیح کو دعوتِ اسلام

اس لئے دے رہا ہوں کہ پادری ولیم مسیح نے جو صفات جناب عیسیٰ علیہ السلام کی اشتہار میں لکھی ہیں وہ واقعی صحیح اور بالکل درست ہیں بے شک عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں میں موجود ہیں۔ لیکن پادری ولیم مسیح نے عیسیٰ علیہ السلام کی یہ سب صفات ہمارے قرآن شریف سے ثابت کی ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ گویا کہ قرآن پاک کو ولیم مسیح نے حق اور سچ مان لیا ہے۔ حالانکہ عقیدہ ان کا

اس کے خلاف ہے۔ اور دعوت دیتے ہیں۔ کہ اؤ مسلمانو ہمارے نبی کا کلمہ پڑھو، حالانکہ پادری صاحب اور تمام عیسائی حضرات کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا گیا۔ (دیکھو انجیل متی باب ۲۷ آیت نمبر ۳۵) اور انہوں نے اُسے صلیب پر چڑھایا اور اس کے کپڑے قرعہ ڈال کر بانٹ لئے اور وہاں بیٹھ کر اس کی نگہبانی کرنے لگے اور اس کا الزام لکھ کر اس کے سر سے اوپر لگا دیا کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ یسوع ہے۔ اسی باب آیت نمبر ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲ میں لکھا ہے۔ اور راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اس کو لعن طعن کرتے اور کہتے تھے۔ اے مقدس کے ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے اپنے تئیں بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے۔ تو صلیب پر سے اتر آ۔ اسی طرح سردار کاہن بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ مل کر ٹھٹھے سے کہتے تھے۔ اس نے ادروں کو بچایا اپنے تئیں نہیں بچا سکا۔ یہ اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ اب صلیب پر سے اتر آئے تو ہم اس پر ایمان لائیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ (بحوالہ انجیل مقدس جو متی رسول کی معرفت لکھی گئی ہے۔ مطبوعہ سوسائٹی لاہور)۔

کیوں جناب ولیم مسیح صاحب جب آپ کے عقیدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہو چکے ہیں۔ تو پھر مسلمانو کو دعوت کیوں دے رہے ہو؟ کہ ہمارے نبی عیسیٰ مسیح کا کلمہ پڑھو جو زندہ با اختیار اور علم والے ہیں۔ حالانکہ آپ سب عیسائی حضرات کا دو ہزار سال سے یہی عقیدہ چلا آ رہا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا گیا۔ اور وہ فوت ہو چکے ہوئے

ہیں۔ جیسا کہ آپ کی انجیل مقدس سے ابھی ثابت کیا گیا ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ کا سب عیسائی حضرات کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کا بیٹا ہے۔ حالانکہ خداوند کریم اس بات سے پاک ہے کہ اس کے کوئی بیٹا یا بیوی ہو۔ اور جناب عیسیٰ علیہ السلام نے خود والدہ کی گود میں فرما دیا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ یعنی نہ خدا ہوں اور نہ خدا کا بیٹا۔ اور صاف صاف فرمایا۔ اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ یعنی میں خدا کا بندہ ہوں۔ اور کئی جگہ آپ نے انجیل میں فرمایا کہ ابن آدم ہوں (دیکھو متی باب ۱۰ آیت ۴۵) لیکن اس آدمی پر افسوس جس کے وسیلے سے ابن آدم پکڑ دیا جاتا ہے۔ یہاں عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپ کو ابن آدم فرمایا۔ اور (دیکھو انجیل متی باب ۱۰ آیت ۴۵) اور جو کوئی ابن آدم کے برخلاف کوئی بات کرے گا وہ تو اسے معاف کی جائے گی اور اسی باب میں آیت نمبر ۴۴ میں ہے۔ ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔ یہاں بھی عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپ کو ابن آدم فرمایا۔ اور کئی جگہ آپ نے اپنے آپ کو ابن آدم فرمایا۔ کہیں ابن اللہ نہیں فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

ترجمہ:- بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے۔ اور مسیح علیہ السلام نے تو یہ کہا تھا۔ اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو۔ جو میرا رب اور تمہارا رب ہے۔ (پ ۶ سورۃ المائدہ)

ولیم مسیح نے مسیح علیہ السلام کا کلام جو آپ نے والدہ کی گود میں کیا تھا۔ پورا نقل نہیں کیا اگر آپ پورا کلام آپ کا نقل کرتے تو آپ کو اچھی طرح

ثابت ہو جاتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ خدا ہیں اور نہ خدا کے بیٹے۔
 لہذا میں یہاں قرآن شریف سورہ موم سے وہ کلام آپ کا پورا نقل کرتا ہوں
 جو آپ نے والدہ ماجدہ کی گود میں فرمایا تھا۔ جب قوم نے حضرت مریم رضی اللہ
 عنہا سے سوال کیا کہ بچہ کہاں سے لائی ہے جبکہ آپ کی شادی نہیں ہوئی۔
 چونکہ آپ نے خاموش رہنے کا روزہ رکھا ہوا تھا۔ اس لئے آپ نے بچے
 کی طرف اشارہ کیا۔ یعنی بچے سے ہی دریافت کر لو کہ تو کہاں سے آیا ہے تب
 قوم نے کہا کہ ہم کیسے کلام کریں اس سے جو شیر خوار بچہ تیری گود میں ہے۔
 جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قوم کی یہ بات سنی۔ تو اس وقت آپ
 والدہ کی گود میں دودھ پی رہے تھے۔ تو آپ دودھ چھوڑ کر قوم کی طرف
 مخاطب ہوئے۔ اور بائیں ہاتھ کی ٹیک لگا کر دائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے
 ہوئے فرمایا۔

ترجمہ :- تحقیق میں بندہ اللہ کا ہوں۔ دی ہے مجھ کو کتاب اور
 کیا ہے مجھ کو نبی اور کیا ہے مجھ کو برکت والا جہاں ہوں میں۔ اور حکم کیا
 مجھ کو ساتھ نماز کے اور زکوٰۃ کے جب تک رہوں میں جیتا اور خوش
 سلوک ساتھ ماں اپنی کے اور نہیں کیا مجھ کو سرکش بد بخت۔ اور سلامتی ہے
 اوپر میرے جس دن پیدا ہوا میں۔ اور جس دن مروں گا میں اور جس دن لٹوں
 گا میں زندہ ہو کر۔ آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یہ ہے عیسیٰ (علیہ السلام) بیٹا مریم کا بات حق کی وہ جو بیچ اس کے
 شک کرتے ہیں۔ اور ہمیں لائق واسطے اللہ کے یہ کہ پکڑے اولاد پاک کی ہے

اس کو جب مقرر کرتا ہے کچھ کام۔ پس سوائے اس کے نہیں کہہ سکتا ہے اس کو ہو پس وہ ہو جاتا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ ے شک اللہ رب ہے میرا اور تمہارا تو اس کی بندگی کرو۔ یہ ہے راہ سیدھی (پہلا سورہ مریم) جناب ولیم مسیح! یہ ہے عیسیٰ علیہ السلام کا پورا کلام جس میں خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کی پورے طور پر نفی کی گئی ہے۔ اور الوہیت کے لئے کوئی شہادت موجود نہیں۔ فرماتے ہیں میں اللہ کا بندہ ہوں۔ یعنی نہ اللہ ہوں نہ اللہ کا بیٹا پھر فرماتے ہیں کہ اللہ نے مجھ کو کتاب یعنی انجیل شریف عطا فرمائی اور مجھ کو نبوت عطا فرمائی۔ اور مجھے برکت والا کیا۔ پھر فرماتے ہیں اللہ نے مجھ کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم کیا۔ تعجب ہے ولیم مسیح کی عقل پر کہ آپ اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ یہ سب صفات بندے کی ہیں یا خدا کی؟ ثابت ہو ا کہ پادری صاحب خالق اور مخلوق میں تمیز نہیں کر سکتے حالانکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے کلام کا ہر جملہ اپنی ذات کے لئے الوہیت کی نفی کر رہا ہے۔ پھر آگے فرمایا۔ سلامتی ہے اچھے میرے جس دن پیدا ہوا میں۔ اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کیا جاؤں گا۔ ظاہر ہے کہ نماز پڑھنا زکوٰۃ دینا۔ پیدا ہونا۔ کھانا۔ پینا۔ سونا۔ مرنے۔ پھر زندہ ہو کر اٹھنا یہ سب صفات بندے کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب صفات سے پاک ہے اسی لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے والدہ کی گود میں سب سے پہلے یہ بات فرمائی کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ یعنی خدا نہیں نہ خدا کا بیٹا۔ اس طرح حضرت مسیح علیہ السلام نے الوہیت کی نفی فرمائی اور عبودیت کا ثبوت دیا پھر

حضرت مسیح الہ کیسے ہوئے؟

اب چند حوالے آپ کی انجیل سے نقل کرتا ہوں تاکہ اچھی طرح ثابت ہو جائے کہ آپ نے کہیں بھی الوہیت کا دعویٰ نہیں کیا۔

نمبر ۱:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جو تم کو قبول کرتا ہے۔ وہ مجھے قبول کرتا ہے۔ اور جو مجھے قبول کرتا ہے۔ وہ میرے بھجنے والے کو قبول کرتا ہے۔ (انجیل متی باب ۱۰ آیت ۴۰)

یہاں مسیح علیہ السلام نے واضح طور پر فرما دیا کہ میں خدا کا بھیجا ہوا رسول ہوں ثابت ہوا کہ مسیح علیہ السلام خدا نہیں کیونکہ بھجنے والا اور جسے بھیجا جائے یہ دو ذاتیں بیک وقت خدا نہیں ہو سکتیں اس طرح دو خدا ماننے پڑیں گے۔ اور خدا تعالیٰ واحد و شریک ہے۔

نمبر ۲:- میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوٹی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ (انجیل متی باب ۱۵ آیت ۲۴)

آپ کے اس کلام سے بھی ثابت ہوا کہ مسیح علیہ السلام نہ خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے بلکہ خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔

نمبر ۳:- یسوع نے اس سے کہا۔ اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔ (انجیل متی باب ۱۷ آیت ۱۱)

مسیح علیہ السلام نے سجدہ عبادت صرف خداوند قدوس کی ذات

ہی کے لئے فرمایا۔ اور اپنی ذات کو سجدہ عبادت کرنے کا قطعاً حکم جاری نہیں کیا۔ ثابت ہوا کہ مسیح علیہ السلام خدا نہیں۔ اور نہ خدا کے بیٹے۔

نمبر ۴:- یسوع نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا۔

لیکن خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ (انجیل متی باب ۱۹- آیت ۲۶)
 نمبر ۵:- مگر یسوع نے ان سے کہا کہ نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سوا اور
 کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔ اور اس نے ان کی بے اعتقادگی کے سبب
 سے وہاں بہت سے معجزے نہ دکھائے۔ (انجیل متی باب ۱۳ آیت ۵۸)

پادری ولیم مسیح صاحب دیجھا آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام
 نے واضح الفاظ میں اپنے نبی ہونے کا اقرار کیا اور ظاہر بات ہے کہ نبی
 نہ خدا ہوتا ہے نہ خدا کا بیٹا۔ بلکہ خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوتا ہے۔

نمبر ۶:- لیکن اگر میں خدا کے روح کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں
 تو خدا کی بادشاہی تمہارے پاس آپیگی۔ (انجیل متی باب ۱۲ آیت ۲۸)
 دیکھئے یہاں آپ نے اپنے کلام میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت کو کیسے بیان
 کیا ہے۔ اور اپنی عبودیت کا کس طرح اقرار کیا ہے۔ ثابت ہوا کہ علیہ
 علیہ السلام نہ خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے۔

نمبر ۷:- اب ایک حوالہ انجیل یوحنا سے نقل کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیے۔
 میں آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جیسا سنا ہوں عدالت کرتا ہوں۔
 اور میری عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجے
 والے کی مرضی چاہتا ہوں۔ (انجیل یوحنا باب ۸ آیت ۲۰)

یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سے اطلاع پائے اور کچھ سنے بغیر مسیح علیہ
 السلام کوئی بات ارشاد نہیں فرماتے۔ خدا سے سس کر لوگوں میں پیغام
 پہنچانا ہی وحی الہی کی تعریف ہے جو نبوت کے لئے لازمی اور الوہیت کے

لئے باطل ہے۔

اب انا جیل شریف سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ حضرت
مسیح علیہ السلام نہ خدا تھے اور نہ خدا کے بیٹے۔ صرف اللہ تعالیٰ کے بھیجے
ہوئے نبی اور رسول تھے۔

میں مسیحی پادریوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ انا جیل سے کہیں
بھی بزبان مسیح علیہ السلام یہ الفاظ دکھائیں کہ آپ نے فرمایا ہو کہ
میری عبادت کرو میں اللہ ہوں۔ انشاء اللہ قیامت کی صبح تک نہیں
دکھائی سکیں گے۔ اب میں وہ مناظرہ نقل کرتا ہوں جو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور نجران کے عیسائی حضرات کے درمیان ہوا تھا۔

نجران کے نصاریٰ کا وفد

مفسرین فرماتے ہیں ایک وفد نجران کے نصاریٰ کا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مدینہ شریف حاضر ہوا جو ساٹھ سواروں
پر مشتمل تھا۔ اس میں چودہ سردار تھے۔ اور تین اس قوم کے بڑے اکابر
مقتدا اور ایک عاقب جس کا نام عبدالمسیح تھا۔ یہ شخص امیر قوم تھا اور
بغیر اس کی رائے کے نصاریٰ کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ دوسرا سید جس
کا نام ایہم تھا۔ یہ شخص اپنی قوم کا معتد اعظم اور مالیات کا افسر اعلیٰ
تھا خودد و نوش اور رسد کے تمام انتظامات اسی کے حکم سے ہوتے
تھے۔ تیسرا ابو حارثہ ابن علقمہ تھا۔ یہ شخص نصاریٰ کے تمام علماء اور

پاوریوں کا پیشوائے اعظم تھا۔ سلاطین روم اس کے علم اور اس کی دینی عظمت کے لحاظ سے اس کا اکرام و ادب کرتے تھے۔ یہ تمام لوگ عمدہ اور قیمتی پوشاکیں پہن کر بڑی شان اور شکوہ سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرنے کے قصد سے آئے اور مسجد اقدس میں داخل ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز عصر ادا فرما رہے تھے۔ ان لوگوں کی نماز کا وقت بھی آگیا اور انہوں نے بھی مسجد شریف ہی میں جانب مشرق متوجہ ہو کر نماز شروع کر دی۔ فراغ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو شروع کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اسلام لاؤ۔ کہنے لگے ہم آپ سے پہلے اسلام لایچکے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ غلط ہے۔ یہ دعویٰ جھوٹا ہے تمہیں اسلام سے تمہارا یہ دعویٰ روکتا ہے۔ کہ اللہ کے اولاد ہے۔ اور تمہاری صلیب پرستی روکتی ہے۔ اور خنزیر کھانا روکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر عیسیٰ خدا کے بیٹے نہ ہوں۔ تو بتائیے ان کا باپ کون ہے اور سب کے سب بولنے لگے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ بیٹا باپ سے ضرور مشابہ ہوتا ہے۔ انہوں نے اقرار کیا۔ پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب جی لامیوت ہے۔ اس کے لئے موت محال ہے اور عیسیٰ علیہ السلام پر موت آنے والی ہے۔ انہوں نے اس کا بھی اقرار کیا۔ پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب بندوں کا کارساز اور ان کا حافظ حقیقی اور روزی دینے والا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا۔ کیا حضرت عیسیٰ بھی ایسے ہی ہیں۔ کہنے لگے نہیں۔ پھر فرمایا
 کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ پر آسمان اور زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں
 انہوں نے اقرار کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ تو کیا حضرت عیسیٰ بغیر تعلیم
 الہی اس میں سے کچھ جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ حضور علیہ السلام نے
 فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ حمل میں رہے۔ پیدا ہونے والوں کی
 طرح پیدا ہوئے۔ بچوں کی طرح غذا دیئے گئے۔ کھاتے پیتے تھے۔ عوارض
 بشری رکھتے تھے۔ انہوں نے اس کا اقرار کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا۔ پھر وہ کیسے الہ ہو سکتے ہیں؟ جیسا کہ تمہارا گمان ہے۔ اس پر وہ
 سب ساکت رہ گئے۔ اور ان سے کوئی جواب بن نہ آیا۔ اس پر سورہ
 آل عمران کی اقل سے کچھ اور پر انہی آیتیں نازل ہوئیں۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قسم ہے اس
 ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ وہ وقت قریب ہے
 جبکہ تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائے گا وہ عدل کرنے والا
 حاکم ہو گا۔ صلیب کو توڑے گا۔ خنزیر کو قتل کرے گا۔ اور جزیہ کو معاف
 کر دے گا۔ مال تقسیم کرے گا۔ اتنا کہ اس وقت مال لینے والا ہی کوئی
 نہ ملے گا۔ بلکہ اس وقت ایک سجدہ دنیا کی تمام نعمتوں کے مقابلہ میں
 زیادہ عزیز ہو گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہیں
 شک ہو۔ تو یہ آیت مبارکہ پڑھو۔ کہ اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہو گا۔

جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اس کی وفات سے قبل ایمان نہ لائے۔
اس حدیث شریف کو بخاری اور مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام جب زمین کی طرف نزول کریں گے تو شادی کریں گے اور ان کی اولاد پیدا ہوگی۔ اور دنیا میں پنتالیس برس تک رہیں گے۔ پھر وفات پائیں گے اور میری قبر میں میرے ساتھ دفن کئے جائیں گے اور قیامت کے دن میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں ایک ہی قبر سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان اٹھیں گے۔ (شکوۃ شریف)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شریعت محمدی کے تابع ہوں گے

اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔
تو دین محمدی کے تابع ہوں گے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی پاک کی شریعت کے مطابق لوگوں کو حکم کریں گے۔
اور انجیل کے احکام کو دخل نہیں دیں گے۔ بلکہ قرآن شریف اور حدیث پاک پر عمل کریں گے۔ اور لوگوں کو بھی شریعت محمدی پر عمل کرنے کا حکم دیں گے۔ سوائے بعض احکام کے کہ ہماری شریعت میں نہیں ہیں۔ تو

انجن سے کٹ کر رہ جائے۔ تو پچھلے ڈبے کبھی سفر نہیں کر سکتے وہ
حضرات گاڑی کا اگلا ڈبہ ہیں ہم پچھلے ڈبے ہیں۔ اگر وہ ایمان
سے رہ گئے۔ تو ہم کیسے مومن ہو سکتے ہیں؟ اِنشَاء اللہ تعالیٰ آگے
قرآن پاک اور حدیث شریف کی روشنی میں عظمت خلفائے
راشدین کا بیان ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مجھے
اس کی توفیق عطا فرمائے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَالْيَمِينُ

سارے صحابہ رضی اللہ عنہم برحق ہیں

قرآن کریم صحابہ کرام کی حقانیت و صداقت کا اعلان فرما
رہا ہے۔ فرماتا ہے۔ اَللّٰہُ۔ ذٰلِکَ اَلْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ط
ترجمہ یہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) شک کی جگہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے
اعلان کیا کہ قرآن شریف میں کوئی شک و تردّد نہیں۔ شک کی
چار صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا بھینچنے والا غلطی کرے، لانے والا
غلطی کرے، جس کے پاس آیا ہو وہ غلطی کرے، جنہوں نے
اس سے سُن کر لوگوں کو پہنچایا ہو۔ انہوں نے دیانت سے
کام نہ لیا ہو۔ اگر ان چاروں درجوں میں کلام محفوظ ہے۔ تو
واقعی شک و شبہ کے لائق نہیں۔ قرآن شریف کا بھینچنے والا اللہ تعالیٰ

لانے والے حضرت جبریل علیہ السلام، لینے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر ہم تک پہنچانے والے صحابہ کرام ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)، اگر قرآن شریف اللہ تعالیٰ، جبریل علیہ السلام، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک تو محفوظ رہے لیکن صحابہ کرام سچے نہ ہوں۔ اور ان کے ذریعہ قرآن ہم کو پہنچے تو یقیناً قرآن میں شک پیدا ہو گیا۔ کیونکہ فاسق کی کوئی بات قابل اعتبار نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔ اگر تمہارے پاس فاسق کوئی خبر لاوے۔ تو تحقیق کر لیا کرو۔ اب قرآن کا بھی اعتبار نہ رہے گا۔ قرآن شریف پر یقین جب ہی ہو سکتا ہے۔ کہ صحابہ کرام کے تقوے اور دیانت پر یقین ہو۔ اور قرآن شریف نے ہی ارشاد فرمایا کہ قرآن ہدایت ہے ان متقینوں کی جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ ثابت ہوگا کہ صحابہ کرام کو قرآن شریف نے ہی ہدایت دی ہے۔ اور یہ لوگ قرآن پاک ہی کی ہدایت سے ایسے اعلیٰ متقی بنے ہیں۔ قرآن پاک نے ہی ان کی کایا پلٹ دی۔ اگر قرآن پاک کا کمال دیکھنا ہو تو صحابہ کرام کا تقویٰ دیکھو۔

محمد اسماعیل نقشبندی